

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یا حسن یا علی یا محمد یا فاطمة یا حسین

کہاں زینب و کلثوم کہاں شام کا دربار

کہاں زینب و کلثوم کہاں شام کا دربار

بے پردہ نبی زادیاں اور مجمع اغیار

دیکھا نہیں جاتا تھا ستم جن سے کسی پر۔ جو قید سے قیدی کو چھڑا دیتے تھے اکثر

کیسا بے ستم آئے ہیں وہ ہو کے گرفتار

نوجوں میں ڈھلی جاتی ہیں مظلوم کی آہیں۔ زینب کی طرف اٹھتی ہیں ظالم کی نگاہیں

کیا اب بھی نہیں آو گے عباس عمار

ہاتھوں میں رسن آنکھوں میں اشکوں کی لڑی ہے۔ بیٹھے ہیں ستمگار نبی زادی کھڑی ہے

اس غم میں نہ مر جائے کہیں عابد بیچار

لے جا کے کہیں سائے میں مچھوں کو بٹھا دے۔ پانی نہ پلائے کوئی چادر تو اڑھا دے

نوہ خواں: عباس بندے علی

شکر مولا

کلام: میر تکلم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یا حسن یا علی یا محمد یا فاطمة یا حسین

افسوس نہیں کوئی اسیروں کا مددگار

ہاتھوں میں تمہارے ہے بہن لاج ہماری - نیزے سے یہ شبیر نے زینب کو صدادی
ہمیشہ سمجھل آگئی اب منزل دشوار

معصوم چھپے جاتے ہیں سجاد کے پیچھے - اس ڈر سے کہ درے نہ ستگر ہمیں مارے
اک پشت ہے بیمار کی اور دروں کی بوچھاڑ

کیا وقت یہ تقدیر نے زینب کو دکھایا - فضہ کے قبیلے نے توفضہ کو بچایا
مخدومہ عالم کا نہیں کوئی مددگار

اب میرے تکلم وہ سماء کیسے لکھے گا - کس عالم غربت میں دیانی بی نے خطبہ
لگتا تھا کے گویا ہے یہاں حیدر کرار

نوحہ خواں: عباس بندے علی

شکر مولا

کلام: میرے تکلم